بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۰۳۸

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم یکشنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہونی چاہئے

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر روزنامہ الفضل قادیان سے شائع کیا ایڈیٹر غلام نبی

جلد ۳۱	۱۵ ماہ ظہور ۱۳۲۲ ہش	۱۳ شعبان ۱۳۶۲ھ	۱۵ اگست ۱۹۴۳ء	نمبر ۱۹۱

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۴ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح دس بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ لیکن نزلہ کی کچھ شکایت ہے جو گلے اور کان میں گرتا ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمادیں۔ نیز یہ اطلاع بھی ملی کہ بارش کیوجہ سے ڈلہوزی کے راستے ٹوٹ گئے۔

سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب

قادیان ۱۴ ماہ ظہور۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد اور ضعف کی تکلیف ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کیلئے دعا کریں ۔۔۔۔ سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ابھی بیمار ہیں۔ رات کو طبیعت زیادہ خراب ہوگئی تھی۔ بے چینی بہت ہے۔ احباب ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

روزنامہ الفضل قادیان ۔۔۔۔ ۱۳ شعبان ۱۳۶۲ھ

سیرۃ حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی

(از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ناظر ضیافت)

اخبار الفضل اور الحکم کے مطالعہ سے اکثر احباب کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ عزیزم مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے سوانح حیات اور سیرۃ لکھ رہے ہیں اور چونکہ وہ اس کتاب کو حیدرآباد دکن میں ساتھ کے ساتھ چھپوانے کا انتظام بھی کر رہے ہیں اس لئے وہ احباب سے ملتمس ہیں۔ کہ وہ اس مفید اور ضروری کتاب کو خریدیں اور اس کی اشاعت کریں اس کی قیمت دو روپیہ ہے جو پیشگی لی جاویگی۔ مکرمی شیخ صاحب کا پتہ معرفت جناب سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب سکندر آباد دکن ہے۔ میں نے اس کتاب کے دس نسخوں کی قیمت مبلغ ۲۰ روپے عزیز مکرم شیخ صاحب کی خدمت میں بھیج دی ہے۔ اب میں تمام احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ یہ کتاب نہایت ضروری نہایت مفید اور نہایت ہی بابرکت ہوگی۔ کیونکہ وہ بزرگ خاتون جس کی سیرۃ مرتب کی جارہی ہے خدا کے اُس پاک کلام میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہُوا۔ خدیجہ کے نام سے موسوم کی گئی ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا ہے

اُشْکُرْ نِعْمَتِیْ رَأَیْتَ خَدِیْجَتِیْ

یعنی اے میرے پیارے مسیح تُو ہمیشہ میری اس نعمت کا شکر گزار رہ۔ کہ میں نے تجھے اپنی خدیجہ عنایت کی۔ پس جس مقدس خاتون کا وجود بطور زوجہ کے مسیح موعود علیہ السلام کے لئے شکرگزاری کا موجب ہے۔ اس کا وجود بطور ماں کے مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی فرزندوں کے لئے کس قدر شکریہ کا موجب ہونا چاہیے؟ یہ پاک زوجہ مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ۲۳ سال تک رہی اور حضور کے لئے یہ خدا کی ایک نعمت تھی۔ مگر ہم پر تو یہ ۵۷ سال سے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقد میں آنے سے آجتک سایہ کئے ہوئے ہے۔ تو ہم کو بہت زیادہ خدا تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیئے اور دست بدعا رہنا چاہیئے کہ

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنَا بِطُوْلِ حَیَاتِھَا

آمین ثم آمین پس ہم لوگوں کا فرض ہے۔ کہ اس پاک اور مقدس ماں کے وجود کو خدا کی اس زمانہ میں بڑی نعمت سمجھیں۔ اور جو شخص اس کی سیرۃ لکھنے کے درپے ہوا سکی ہر ممکن مدد کریں۔ روپیہ سے بھی اور حضرت ام المومنین سلمہا اللہ کے حالات زندگی اور حضور کی سیرۃ کا مواد اور مصالحہ جمع کر کے مصنف کو بھیجنے سے بھی۔ اور گو یہ کام ہر احمدی کا ہے۔ مگر میں خصوصیت سے اس لئے یہ تحریک کرتا ہوں۔ کہ ہمارا سارا شرف اس پاک وجود سے ہے نہ یہ ہماری بہن ہوتی۔ اور نہ ہمیں کوئی پوچھتا میرے بڑے بھائی قبلہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب تو اپنے دین اور تقویٰ اور اپنے علم اور فن اور عہدہ کے لحاظ سے خود بھی ممتاز ہیں۔ مگر میرا تو یہ حال ہے۔ کہ مجھ سے اگر کوئی احمدی سیدھے منہ بات کرتا ہے تو صرف اسی لئے کہ میں اُن کی اس واجب العزت ماں کا بھائی ہوں۔ ورنہ

اور میں وہ ہوں کہ گر جی میں کبھی غور کروں
غیر کیا خود مجھے نفرت مری اوقات سے ہے

میری بھی عجیب قسمت ہے کہ جو شرف حاصل ہوا۔ وہ ذاتی نہیں بلکہ کسی سے منسوب ہو کر اور نسبت بھی کسی عورت کی طرف حاصل کر کے۔ چنانچہ پہلا شرف جو حاصل ہُوا۔ وہ فاطمۃ الزہراء کا بیٹا ہو کر اور دوسرا شرف جو حاصل ہُوا۔ وہ نصرت جہاں بیگم کا بھائی ہو کر۔ کیا یہ عجیب اور قابل عبرت بات نہیں۔ کہ مرد ہو کر، عاقل و بالغ ہو کر، کچھ کچھ اہل علم ہو کر، سچا راستہ اور خدا کے مقرب بننے کا طریق معلوم کر کے پھر اتنی سستی اتنی غفلت، ایسی بے پرواہی اور ایسی بدعملی کہ خود اپنے پاؤں پر کھڑا ہونیکی صلاحیت نہیں۔ خدا کے ہاں کوئی ممتاز درجہ حاصل نہیں۔ اُس کے حضور کسی رتبہ پر فائز نہیں، اس کی جناب میں کسی عزت کے مقام پر قیام نہیں۔ جو کچھ ہے۔ لے دے کر پدرم سلطان بُود کی ضرب المثل کے مطابق یہ ہے۔ کہ میری ماں سرور کائنات صلعم کی بیٹی۔ اور میری بہن مسیح وقت کی بیوی ہیں۔ مگر پھر بھی الحمد للہ کہ گو ذاتی فضیلت نہیں مگر خارجی فضیلت تو حاصل ہے۔ خود اچھے نہیں۔ مگر اچھوں کی طرف اپنے آپکو منسوب تو کر سکتے ہیں۔ ایں ہمہ غنیمت است شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ

شنیدم کہ در روز امید و بیم + بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

یعنی ہم نے بزرگوں سے سنا ہُوا ہے۔ کہ حشر کے ہولناک دن میں بہت سے بد اور بُرے بھی نیکوں کے ساتھ اور اُن کے طفیل اور انکی وجہ سے بخش دئے جاوینگے۔ کاش میرے ساتھ بھی ایسا ہو کہ جب جنت کا پھاٹک کھلے۔ تو ایک ہاتھ سے فاطمہ بتولؓ اور دوسرے ہاتھ سے نصرت جہاں بیگم پکڑ کر کہیں کہ یہ ہمارا بیٹا اور بھائی بے عمل تھا۔ مگر بے ایمان نہ تھا۔ اس لئے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْھُمْ ذُرِّیَّتُھُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ کے مطابق اسے نہ روکو اور میں جلدی سے اندر داخل ہو جاؤں اور پھر کون ہے جو مجھے وہاں سے نکال سکے؟ کیا ہم نے یہ سرکاری اعلان نہیں پڑھا کہ وَمَا ھُمْ مِّنْھَا بِمُخْرَجِیْنَ۔

غرض ہمیں جو کچھ ملا ہے۔ وہ ان تین مقدس خواتین خدیجۃ الکبریٰ، فاطمۃ الزہراء اور نصرت جہاں بیگم کی طرف سے ملا ہے۔ ہم مرد ہو کر وہ درجہ نہ پا سکے۔ جو ان تینوں کو عورت ہو کر ملا۔ اور ملا بھی اتنا بڑا درجہ کہ جس کیطرف منسوب ہو کر کروڑوں اور اربوں مرد جنمیں اس امت کے بڑے بڑے مجدد اور صلحاء بھی ہیں۔ فخر سے سر بلند کر کے کہتے ہیں۔

گرچہ خوردیم نسبتے ایست بزرگ
ذرۂ آفتاب تابانیم

پس میں تمام احمدی دوستوں سے عرض کرتا ہوں کہ وہ اپنی اس مقدس ماں کے حالات اور پاک سیرۃ اور پاکیزہ سوانح کے مرتب کرنیوالے کی پوری توجہ سے امداد کریں۔ عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایک مخلص قابل اور اعلیٰ انشاء پرداز ہیں۔ پھر اُس شخص کے بیٹے ہیں۔ جو بجا طور پر یہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی سلطان القلم کا ایک بازو ہوں۔ دو روپیہ زیادہ قیمت نہیں۔ بلکہ اس گرانی کے زمانہ میں یقیناً حیران کن رعایت ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور دوسرے دوستوں کو بھی توفیق عطا فرماوے کہ (۱) ہم اپنی واجب العزت روحانی ماں کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کیلئے اپنی دعاؤں کا بیشتر حصہ وقف کر دیں۔ اور (۲) آپکی سوانحعمری کے زیادہ سے زیادہ نسخے خریدیں اور لوگوں میں شائع کریں اور (۳) آپکی سیرۃ کے مختصر سے نوٹ اچھی عبارت میں خوشخط لکھکر جو خود ہم نے دیکھے یا ہماری بیویوں، بہنوں اور بیٹیوں نے بتائے ہوں لکھکر مصنف کو بھیجدیں آمین ثم آمین

وَمَنْ فَرَّقَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْمُصْطَفٰی فَمَا عَرَفَنِیْ وَمَا رَاٰی

اور جو شخص مجھ میں اور مصطفےٰ میں تفریق کرتا ہے۔ اسنے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱

اس کی تصدیق حضرت احمد سرہندی امام ربانی مجدد الف ثانی فرماتے ہیں۔

"متابعت کا ساتواں درجہ وہ ہے۔ جو نزول و ہبوط سے تعلق رکھتا ہے۔ متابعت کا یہ شائع اور کامل درجہ پہلے تمام درجات کا جامع ہے۔ کیونکہ اس مقام میں تصدیق قلبی بھی ہے تمکین قلبی بھی ہے۔ اور نفس کا اطمینان بھی۔ اور اجزاء قالب کا اعتدال بھی جو طغیان اور سرکشی سے باز آ گئے ہوتے ہیں۔ پہلے درجے میں گویا اس متابعت کے اجزا ہیں۔ اور یہ درجہ ان اجزا کا کل ہے۔ اس مقام میں تابع اپنے متبوع کے ساتھ اس قسم کی مشابہت پیدا کر لیتا ہے۔ کہ تبعیت کا نام ہی درمیان سے اٹھ جاتا ہے۔ اور تابع و متبوع کی تمیز دور ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ تابع متبوع کی طرح جو کچھ کرتا ہے۔ اصل سے کرتا ہے۔ گویا وہ دونوں ایک چشمہ سے پانی پیتے ہیں۔ اور دونوں ایک دوسرے کے ہم آغوش و ہمکنار اور ایک بستر پر ہیں۔ اور شیر و شکر کی طرح ہیں۔ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ تابع کون ہے اور تبعیت کس کے لئے ہے۔ اتحاد میں تغایر کی کچھ گنجائش نہیں۔ عجب معاملہ ہے اس مقام میں جہاں تک غور کی نظر سے مطالعہ کیا جاتا ہے۔ تبعیت کی نسبت کچھ نظر نہیں آتی۔ اور تبعیت اور متبوعیت کی امتیاز ہرگز مشہود نہیں ہوتی البتہ اس قدر فرق ہے۔ کہ اپنے آپ کو اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طفیلی اور وارث جانتا ہے۔ اس میں کچھ نہیں۔ کہ تابع اور ہوتا ہے۔ اور طفیلی و وارث اور۔ لیکن تبعیت کی قطار میں سب ہیں۔ تابع میں بظاہر متبوع کا پردہ درکار ہے اور طفیلی و وارث میں کوئی پردہ درکار نہیں تابع پس خوردہ کھانے والا ہے۔ اور طفیلی ضمنی ہمنشیں"

حضرت مجدد الف ثانی نے حضرت مسیح موعودؑ کا درجہ جو آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار میں قرب کا رکھتے ہیں۔ اس کو کیسی عمدگی سے بیان کیا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح ہے جیسا کہ سورۂ جمعہ میں اللہ تعالےٰ نے بیان فرمایا ہے۔ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ ؕ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "اور میری نسبت اس کی جناب کے ساتھ استاد اور شاگرد کی نسبت ہے۔ اور خدا کا یہ قول وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ اسی کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ پس اٰخَرِیْنَ کے لفظ میں فکر کرو۔ اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا۔ اور اس کو کامل بنایا۔ اور اس نبی کریم کے لطف اور وجود کو میری طرف کھینچا۔ یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا۔ پس وہ میری جماعت میں داخل ہوا۔ درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔ اور یہی معنے اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کے ہیں۔ اور جو شخص مجھ میں اور مصطفےٰ میں تفریق کرتا ہے۔ اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔"

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۰ و صفحہ ۱۷۱)

خاکسار غلام محمد سابق مبلغ ماریشس الحال دارالرحمت قادیان

وصایا کی بحالی اور منسوخی

حسب ذیل اصحاب کی وصایا بحال کر دی گئی ہیں۔ (۱) منشی عطا محمد صاحب منشی دارالفضل (۲) ڈاکٹر عبید اللہ صاحب لاہور (۳) خواجہ عبد الرحمٰن صاحب ریجر کشمیر (۴) عبد اللطیف صاحب دارالرحمت ٭ مندرجہ ذیل وصایا منسوخ کی گئی ہیں۔ (۱) کریم بی بی صاحبہ سکنہ بھینی بانگر حصہ جائداد ادا نہیں ہے (۲) نور بیگم صاحبہ کپورتھلہ بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ (۳) سید امیر حسین صاحب نوزنگ بوجہ اخراج از جماعت (۴) چوہدری ولیداد خانصاحب کھاریاں

نسخۂ روحانی

اللہ تعالےٰ نے انسانی وجود کو رُوح اور جسم سے مرکب بنایا ہے۔ جس طرح انسانی جسم کو بعض مادی امراض سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اسی طرح بعض ایسے حالات میں سے بھی گزرنا پڑتا ہے۔ جو رُوح کے لئے فساد کا موجب ہوتے ہیں۔ جسمانی علاجوں کی دنیا بڑی وسیع ہے۔ اس کام کے لئے جابجا ڈاکٹر اور حکیم دنیا میں نظر آتے ہیں۔ لیکن روحانی دنیا کا انتظام خود اس حکیم خدا نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ جو تمام حالات سے بخوبی واقف ہے۔ اور جس سے کوئی امر پوشیدہ نہیں۔ اس نے اس دنیا میں روحانی ڈاکٹر اور مصلح اس غرض کے لئے بھیجے۔ تا وہ ان روحانی مریضوں کی حالت کو درست کریں۔ جو اپنے خالق حقیقی سے دور جا پڑے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے پیغامبر خدا تعالےٰ کی طرف سے شفا بخش پیغام اور نسخے لے کر آئے۔ اور ان میں وہ سید المرسلین بھی آیا۔ جو اپنے ساتھ تمام امراض کے علاج کے لئے ایک مجرب نسخہ بھی لایا۔ جس کا دوسرا نام سورۃ الشفاء ہے۔ اس نسخہ کے متعلق (جس اجمال کی تفصیل سارا قرآن کریم ہے) خدا تعالےٰ نے خود اپنا ایک بیان دیا جو قابل غور ہے۔

اللہ تعالےٰ سورۂ بقرہ کے ابتدا میں فرماتا ہے الٓمّٓ یعنی یہ نسخہ اس ہستی کی طرف سے ہے۔ جو کل اسرار سے واقف ہے۔ اس سے کوئی امر دنیا کا مخفی نہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ دنیا ایسے ہی حکیم کی متلاشی ہوتی ہے۔ جو بیماری کی تشخیص صحیح طور پر کر سکتا ہو۔

خدا تعالےٰ نے سب سے قبل یہ فرمایا کہ میں اللہ خوب جاننے والا ہوں۔ کیونکہ میں نے ہی دنیا کو پیدا کیا ہے۔ اگر میں واقف حال نہیں ہوں۔ تو اور کون ہو سکتا ہے۔ پس مریض کے لئے سب سے تسلی والی صورت یہی ہے۔ کہ حکیم تجربہ کار اور واقف کار ہو۔ آگے خدا تعالےٰ نے اس نسخہ کو پیش فرمایا ہے۔ کہ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ کہ جب یہ حکیم ذات کی طرف سے ہے تو تم یقین رکھو۔ کہ یہ ضرور نفع دے گا۔ اسلئے کسی قسم کے شک کو قریب تک نہ پھٹکنے دو۔ اور اس پر زور دینے کی وجہ یہ ہے کہ اگر مریض کو نسخہ استعمال کرتے وقت کوئی وہم بھی دل میں ڈال دے۔ تو اکثر اوقات وہ اس صحیح نسخہ سے بھی فائدہ نہیں حاصل کر سکتا بلکہ مضر بیٹھتا ہے۔

ہر مریض کو بعض ہدایات دی جاتی ہیں۔ جن پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر کوئی مریض بدپرہیزی کرتا ہے۔ تو وہ کوئی فائدہ حاصل نہیں کرتا۔ بلکہ نقصان اٹھاتا ہے۔ پس فرمایا هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ اس کے لئے خدا تعالےٰ نے تین شرطیں لگائیں جو ان پر عمل پیرا ہو کر اس نسخہ کو استعمال کریگا وہ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وہی دراصل کامیابی کا مونہہ دیکھے گا۔ لیکن جو اس نسخہ کی خلاف ورزی کرے گا۔ وہ ضرور تکلیف میں پڑے گا۔ اس کے لئے عذاب عظیم ہوگا خدا تعالےٰ منکرین کے متعلق خود بھی فرماتا ہے۔ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ کہ بجائے اس کے کہ وہ اپنی علالت اور بیماری کا علاج کرتے انہوں نے بے احتیاطی کی۔ نتیجہ کیا ہوا۔ کہ ان کا مرض اور ترقی کر گیا۔ اور وہ تکلیف میں گرفتار ہو گئے۔

پس قرآن کریم ایک نسخۂ روحانی ہے ہمیں بڑی احتیاط اور کوشش سے اس پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ تا ہماری امراض دور ہوں۔ اور ہمیں حقیقی شفا نصیب ہو۔ خاکسار حافظ قدرت اللہ حماد النجاد

درخواست ہائے دعا } (۱) شیخ محمد صدیق صاحب آف کلکتہ بعارضہ کچھ کل (دلغل میں پھوڑے) بیمار ہیں۔ (۲) سعیدہ بیگم

کوُئن سے بخار بالکل دُور ہو گیا

"مجھے تین دن ملیریا بخار رہا۔ پس پر میں نے آپ کی کوُئن ٹیبلٹ کھائی۔ الحمد للہ کہ ایک ہی گیا کھانے سے بخار بالکل دور ہو گیا۔ اور اس کے بعد بخار نہیں ہوا۔

ملنے کا پتہ - کوُئن سٹورز قادیان

لاہور میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کی تفصیل

قارئین نے اخبارات میں پڑھا ہوگا۔ کہ جناب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب لاہور نے جماعت احمدیہ کے خلاف لاہور میں منعقد ہونے والی ایک کانفرنس کو دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت روکدیا ہے۔ اور اس کے بعد اب مزید تین ہفتوں کیلئے لاہور کارپوریشن کی حدود میں جماعت احمدیہ کے خلاف جلسہ کرنے یا جلوس نکالنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اسی سلسلے میں مخالفین کی طرف سے یہ پراپیگنڈا کیا جارہا ہے کہ احمدیوں کی کوشش اور ان کے ایماء پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے یہ حکم جاری کیا ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔

واقعات صرف اسی قدر ہیں کہ کچھ عرصہ سے خدام الاحمدیہ بھاٹی گیٹ نے اپنے حلقہ میں پندرہ روزہ تبلیغی جلسوں کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ ان جلسوں کو کامیاب ہوتا دیکھکر مخالفین نے بھی باہر سے مولوی بلاکر اپنی مسجد میں ہمارے خلاف جلسے شروع کر دیئے۔ کافی عرصہ یہ سلسلہ جاری رہا۔ ۱۷ جولائی کو باغ بیرون بھاٹی گیٹ میں جماعت احمدیہ کا کامیاب سالانہ تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ مخالفین نے اس جلسے کو ناکام بنانے کی پوری کوشش کی۔ لیکن الحمدللہ کہ پولیس کے حسن انتظام کیوجہ سے وہ بالکل ناکام رہے۔ ہمارے جلسہ کے بعد مخالفین نے بڑے زور وشور سے ۸ راگست کو "تردید مرزائیت کانفرنس" کرنے کا اعلان کیا اور وسیع پیمانے پر اسکی تیاری کی۔ ہم نے بھی اس کانفرنس کے موقع پر تقسیم کرنے کیلئے ایک تبلیغی ٹریکٹ شائع کرنے کا انتظام کرلیا۔ لیکن عین اسی موقع پر جبکہ مخالفین جلسہ گاہ کی تیاری میں مصروف تھے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے اس کانفرنس کی ممانعت کر دی گئی۔ یہ ممانعت خود ہمارے لئے بھی غیر متوقع تھی۔ لیکن مخالفین نے اسکی ساری ذمہ واری ہم پر ڈال کر عوام کو مشتعل کرنا شروع کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے اشارۃً یا کنایۃً بھی اس کانفرنس کو روکنے کی ہرگز کوشش نہیں کی گئی۔

اس میں شک نہیں کہ اس کانفرنس کے داعیوں کا رویہ اور خود کانفرنس کے اشتہار کی عبارت صاف ظاہر کررہی تھی کہ مخالفین کا مقصد تحقیق حق نہیں بلکہ محض جماعت احمدیہ کی دلآزاری اور اشتعال انگیزی ہے۔ اور بلاشبہ یہ امر ملک معظم کی رعایا کے دو فریقوں کے درمیان منافرت اور کشیدگی پیدا کرنے والا ہے۔ غالباً اسی وجہ سے جناب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کی دوراندیشی نے کانفرنس کو بند کر دینے کی ضرورت محسوس کی۔ لیکن ہماری طرف سے انفرادی یا اجتماعی طور پر بھی اس کانفرنس کو روکنے کی ہرگز کوئی کوشش نہیں ہوئی۔ اور اس ضمن میں مخالفین جو کچھ مشہور کررہے ہیں وہ محض بدظنی یا شرارت پر مبنی ہے (خاکسار عبدالرشید قریشی سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ بھاٹی گیٹ لاہور)

ایک مخلص جماعت کی امداد اور اس کا شکریہ

کرڈاپلی کی بستی تگریا سٹیٹ (اڑیسہ) میں ایک ایسی جگہ پر واقع ہے۔ جس کی آبادی خدا کے فضل سے فیصدی سو احمدی ہے۔ پیشہ کاشتکاری اور قریباً سبکے سب اُردو زبان سے ناآشنا ہیں مقامی طور پر تعلیم و تربیت کے لئے خاکسار قریباً ایک سال سے بطور معلم اس جماعت میں کام کر رہا ہے۔ ایک خاص خوبی جو میں نے اس جماعت میں دیکھی ہے۔ وہ اتفاق و اتحاد کے ساتھ کام کرنا ہے۔ اُردو زبان سے ناواقف ہونے کی وجہ سے سلسلہ کے نظام کو اچھی طرح نہیں جانتے۔ بہرحال ان لوگوں کی کوشش اور جماعت کا بہت سا حصہ خود ہاتھ سے کام کرنیکے نتیجہ میں آج قریباً ۸ سال سے ایک دو منزلہ مسجد کا کام جاری ہے۔ جس میں آجتک تقریباً ۹-۱۰ ہزار روپیہ تک خرچ ہوچکا ہے۔ حال ہی میں مسجد فنڈ میں غیر متوقع طور پر کمی ہو جانے کی وجہ سے سلسلہ کے معزز اور پُرجوش رکن مکرم جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآبادی کی خدمت میں اپیل کی گئی۔ جس پر جناب سیٹھ صاحب ممدوح نے کمال مہربانی سے مبلغ پانچ سو روپیہ کا گرانقدر عطیہ ارسال فرمایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والعقبیٰ۔

جماعت احمدیہ کرڈاپلی تگریا سٹیٹ آپکی بے حد مشکور و ممنون ہے اور دُعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سیٹھ صاحب موصوف کی عمر و دولت وکاروبار میں بیش از بیش برکت دیکر دن دُگنی و رات چوگنی خدمت دین کے بےشمار مواقع عطا فرمائے۔ آمین

عاجز سید صمصام الدین احمد سونگڑھوی عفااللہ عنہ از تگریا (اڑیسہ)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۸۶۸ مسماۃ امۃ المجید احمدی زوجہ حکیم نذیر احمد صاحب برق قوم جٹ سنگھے پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن جنڈانوالہ چک نمبر ۱۹۵ نہر رکھ ڈاکخانہ چک ۲۰۲ نہر رکھ تحصیل لائلپور ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷ رماہ وفا ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری جائیداد بسلسلہ حق مہر مبلغ پانصد روپیہ نقد ہے۔ یہ کل رقم تاحال میرے خاوند مسمی حکیم نذیر احمد صاحب برق خاندانی طبیب ساکن جنڈانوالہ چک نمبر ۱۹۵ نہر رکھ ضلع لائلپور کے ذمہ قابل ادائیگی ہے۔ میں اس رقم سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور بفضل خدا اقرار کرتی ہوں۔ کہ اس مہر کی رقم وصول ہونے پر اس کا ۱/۱۰ حصہ یعنی مبلغ پچاس روپے کی رقم بمد وصیت جلد از جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں خود داخل کرادونگی۔ انشاءاللہ

(ب) مذکورہ جائیداد کے سواء میرے پاس اس وقت کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ اگر بفضل خدا آئندہ کوئی جائیداد کسی طور سے پیدا ہوئی۔ تو میں اس کے متعلق انجمن کارپرداز مصالح قبرستان قادیان کو باقاعدہ اطلاع دے دوں گی۔ انشاءاللہ

(ج) میں یہ وصیت بھی کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری کسی طور کی کوئی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(د) اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائیداد میں سے کوئی رقم وغیرہ بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرادوں۔ تو اسکو میرے حصہ جائیداد میں سے منہا کرنا ہوگا۔ فقط المرقوم مورخہ ۷ رماہ وفا ۱۳۲۲ ہش

(نوٹ منجانب خاوند موصیہ) میں مسمی حکیم نذیر احمد برق احمدی خاوند موصیہ یہ اقرار کرتا ہوں۔ کہ موصیہ مذکورہ کے حق مہر کی کل رقم تاحال میرے ذمہ قابل ادائیگی ہے۔ اگر موصیہ مہر وصول کرنے کے بعد کسی جائز وجہ کے ماتحت اس کا مقررہ حصہ وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نہ کراسکی۔ تو میں اپنی زندگی میں خود اس کے حساب میں کل رقم حصہ وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرادونگا۔ الامۃ: نشان انگوٹھا امۃ المجید موصیہ گواہ شد:۔ عطاء الٰہی والد موصیہ۔ گواہ شد:۔ حکیم ہدایت اللہ احمدی۔ گواہ شد:۔ حکیم نذیر احمد خاوند موصیہ

نمبر ۶۵۹۸ مسکہ فاطمہ بی بی زوجہ میاں محمد عبداللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر اندازاً ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن سٹھیالہ چک نمبر ۵۰ ڈاکخانہ چک نمبر ۴۹ ج۔ب تحصیل و ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری حسب ذیل جائداد ہے۔ انگوٹھے و انگوٹھیاں نقرئی دس عدد پانچ تولہ ڈنڈیاں طلائی چار عدد وزنی ایک تولہ جو کہ مبلغ ۲۵ روپے میں تیار ہوئی تھیں۔ جوڑیاں نقرئی ۸ عدد وزنی دس تولہ اندازاً دس روپے۔ ایک عدد سیونگ مشین پرانی جو کہ میں نے مبلغ -/۳۵ روپے کو خریدی تھی اور مہر کی رقم ابھی تک میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ جو کہ -/۳۵ روپے کی رقم ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جس کا اندازہ -/۱۲۷ روپے ہے یا جو بھی شرح ہوگی۔ اس کا دسواں حصہ داخل خزانہ

شفا کن
ملیریا کی کامیاب دوا ہے
کونین خالص تو ملتی نہیں اور اگر ملتی ہے تو پندرہ سولہ روپے اونس پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہوجاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہوجاتے ہیں۔ گلا خراب ہوجاتا ہے جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو "شفا کن" استعمال کریں۔
قیمت یکصد قرص ہے پچاس قرص ۱۱ر
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

نمک سلیمانی معدہ کو طاقت دیتا ہے
بدہضمی کو دُور کرتا ہے۔ قیمت ۱۲ر فی شیشی۔
طبیہ عجائب گھر قادیان

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ کریں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اخراجات چلانے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ یہ روپیہ دو طریق سے حاصل ہوتا ہے۔ (ا) اراکین مجلس کے چندہ سے (ب) معطی حضرات کی امدادی رقوم سے۔ اراکین مجلس پر چندہ کی کوئی رقم معین نہیں ہے۔ بلکہ جتنی جس کو توفیق ہو وہ اتنا ماہوار چندہ دے لیکن جو بھی وعدہ کرے خواہ وہ کتنا ہی قلیل کیوں نہ ہو۔ اس پر مداومت سے کاربند رہے اور ہر ماہ وقت مقررہ پر ادا کرے۔ سیکرٹریان مال کا فرض ہے۔ کہ وہ ہر رکن مجلس سے چندہ کا وعدہ لیں۔ اور پھر اس کی باقاعدہ وصولی کا انتظام کریں۔

مجلس کے مقامی اخراجات کے لئے اراکین کے کل چندے کا نصف رکھا جا سکتا ہے۔ بقیہ نصف دفتر مرکزیہ کی ضروریات کے لئے مرکز میں آنا چاہیئے۔

بعض مجالس چندہ بھجواتی ہیں۔ مگر معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ آیا وہ کسی مجلس کا چندہ ہے یا کسی معطی صاحب کا عطیہ ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ احباب چندہ بھجواتے وقت کوپن منی آرڈر پر تصریح فرما دیں۔ کہ چندہ مجلس خدام الاحمدیہ۔ یا اگر کسی جماعت کے سکرٹری صاحب مال کی وساطت سے رقم بھجوائی جائے۔ تو تفصیل میں بجائے بھیجنے والے کا نام لکھنے کے از مجلس خدام الاحمدیہ ...... درج ہونا چاہیئے تا کہ معلوم ہو سکے۔ کہ مجلس کا چندہ ہے۔

اسی طرح اپنی جماعت کے صاحب حیثیت احباب سے مجلس مرکزیہ کے لئے عطایا وصول فرمائیں۔ احباب سے ماہانہ عطیہ کے وعدے لیں۔ اور پھر ان کی باقاعدہ وصولی کا انتظام فرمائیں۔ عطایا کی رقم میں سے بغیر اجازت مرکز مقامی طور پر خرچ نہیں کرنا چاہیئے۔ عطایا کی تمام رقوم مرکز میں آنی ضروری ہیں۔ ایسی رقوم مجلس "خدام الاحمدیہ" کے حساب میں دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بھجوانی چاہئیں۔ اور تفصیل مرکز میں آنی ضروری ہے۔ مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تشخیص بجٹ چندہ کے متعلق اعلان

جماعتوں کو تشخیص بجٹ فارم چندہ عام و جلسہ سالانہ ماہ مئی میں بھیجے جا چکے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ بہت سی جماعتوں کی طرف سے ابھی تک بجٹ تشخیص ہو کر نہیں آئے۔ سکرٹریان مال جلد اس طرف توجہ کریں۔ یہ امر یاد رہے کہ ہر قسم کی آمد پر چندہ واجب ہے خواہ وہ آمد زمین مکان تجارت، ملازمت یا ذاتی ہنر کی وجہ سے پیدا ہو۔ اسی طرح انعام وظیفہ یا گذارہ کی صورت میں جو روپیہ نقدی کی صورت میں حاصل ہو۔ اس پر بھی چندہ واجب ہے۔ (ناظر بیت المال)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۲ اگست۔ کل انگریزی بمباروں نے شمالی اٹلی پر بہت زور کا حملہ کیا۔ اتنا بڑا حملہ اس لڑائی میں پہلے نہیں ہوا۔ میلان ٹیورن اور روم کو نشانہ بنایا گیا۔ روم پر اتحادی طیاروں کا یہ تیسرا حملہ تھا۔ پہلا ۱۹ جولائی کو کیا گیا تھا۔ سسلی کے مشرقی کنارے کے علاقہ میں دشمن سخت مقابلہ کر رہا ہے۔

لنڈن ۱۳ اگست۔ انگریزی بمباروں نے برلن پر بھی بڑے زور کے حملے کئے۔ بہت سے اہم مقامات اور کارخانوں پر بم برسائے گئے۔ ۱۹ ریلوے انجنوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ اٹلی نیز برلن پر حملوں کے بعد صرف ۱۳ بمبار واپس نہیں آئے۔

ماسکو ۱۳ اگست۔ روسی فوجیں خارکوف پر ہر طرف سے بڑھ رہی ہیں۔ اور اس شہر سے صرف پانچ میل پر ہیں۔ بعض علاقوں میں جرمن بڑے زور سے جوابی حملے کر رہے ہیں۔ لیکن روسی ان سب کو ناکام کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے ہیں۔

لنڈن ۱۳ اگست۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل ساتویں امریکی فوج بڑے زور کے حملے کے بعد رینڈیزو میں داخل ہو گئی ہیں۔ یہ شہر کوہ اٹنا کی قلعہ بندیوں کے شمالی سرے پر ہے۔ اس قبضہ سے اتحادی فوجیں میسنا کی طرف بھاگتے ہوئے دشمن کا پیچھا کر سکیں گی۔ اور مشرقی کنارے کی طرف پیچھے ہٹتی ہوئی جرمن فوجوں کا راستہ کاٹ دیں گی۔ ساتویں امریکن فوج نے برولو کے شہر پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ اطالوی نیوز ایجنسی نے بتایا ہے کہ جرمن بڑی تیزی کے ساتھ سسلی کو خالی کر رہے ہیں۔ بندرگاہ میں بہت سی فوجیں اور سامان جنگ جمع ہو رہا ہے۔ اور بہت سی کشتیاں اور جہاز انہیں اٹلی پہنچانے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ ان کی حفاظت کے لئے بہت سی ہوا مار توپیں اور ہوائی جہاز موجود ہیں۔ لیکن پھر بھی اتحادی بمبار ان پر سختی سے بمباری کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۳ اگست۔ امریکی طیاروں نے روم پر حملہ کے دوران میں مارشلنگ یارڈوں ریل گاڑیوں۔ انجنوں۔ دوائیوں کے کارخانوں اور مال گاڑیوں پر حملہ کر کے بڑا نقصان پہنچایا۔ برونیو اور لٹوریو کے یارڈوں پر بھی حملے کئے گئے۔ اور ڈیڑھ گھنٹہ تک بموں کی بارش برسائی گئی۔

روم ۱۳ اگست۔ ایک اطالوی اعلان میں بتایا گیا۔ کہ یونان میں جرمنوں نے اور زیادہ کنٹرول کر دیا ہے۔ پبلک کے لئے ریلوے گاڑیوں پر آنا جانا بند کر دیا گیا ہے۔ اور کسی شخص کو کسی ریلوے لائن کے قریب آنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو گولی مار دی جاتی ہے۔

ماسکو ۱۴ اگست روسیوں نے سمالنسک کی طرف ایک نیا حملہ کیا ہے۔ اس حملہ میں روسی بارہ میل آگے بڑھ گئے ہیں۔ صرف ایک روز میں جرمنوں کے چالیس ٹینک اور ۲۳ ہوائی جہاز تباہ کر دیئے۔

نئی دہلی ۱۳ اگست سر ڈیشمکھ ۵ سال کے لئے ریزرو بنک آف انڈیا کے گورنر مقرر کئے گئے ہیں۔ اتنے ہی عرصہ کے لئے مسٹر وجاہت حسین اس بنک کے ڈپٹی گورنر ہو گئے ہیں۔ سر ڈیشمکھ پہلے ہندوستانی ہیں۔ جنہیں یہ عہدہ دیا گیا ہے۔

امرتسر ۱۲ اگست۔ آج امرتسر کی کپڑا مارکیٹ میں ۳ بجے شام تک کپڑے کے مفصلہ ذیل نرخ تھے۔

ململ	۳۷۶	۱۸-۲-۰ روپے فی تھان
"	۴۷۴	۱۳-۱۲-۰ " " "
"	۸۱۳	۱۳-۴-۰ " " "
لٹھا جاپانی		۴۶-۴-۰ " " "
	۱۶۰۰	۴۵-۰-۰ " " "
مضبوط اصلی		۳۰-۸-۰ " " "
" نقلی		۲۶-۰-۰ " " "
وائل آدرش کلا		۱-۱-۰ " فی گز
" موٹی		۱-۵-۶ " " "

لائلپور ۱۲ اگست۔ گندم ڈرہ ۵ ۔۔ ۱۰-۱۰-۰ تا ۶-۱-۱۱ ۵۹۱ ۔۔ ۴-۰ ۔ ۱۱ پنے ۰-۴-۹ دال ۰-۰-۱۰ گڑ ۰-۸-۱۰ تا ۰-۱۲-۱۱ روپے شکر ۰-۸-۱۳ تا ۰-۰-۱۵ بنولہ خالص ۰-۸-۷ توریہ ۰-۰-۱۳ تیل ۰-۰-۳۲ کھل ۰-۰-۱۰-۴

چنے ۰-۱۲-۱۲ ۱۲۱ ۶-۳ ۱۰-۰ ۵-۰ سونا ۰-۱